عقیدے پر دس اہم مسلے

عشرُ مسائل في العقيدة

Ten Matters in ‘Aqidah

جو ایک مسلمان پر سیکھنے واجب ہے اور جن سے وہ بے خبر نہیں رہ سکتا

لا يسع المسلم جهلها ويجب عليه تعلمها

THAT A MUSLIM CANNOT BE IGNORANT OF AND MUST LEARN

أهل التوحيد
Publications

Ahlut-Tawhid Publications

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله وعلى آله وصحبه ومن والاه ؛ أ مابعد :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((طلب العلم فريضة على كل مسلم)) علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے

((اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور اسکی سند کو اکثر اہل علم نے ضعیف کہا ہے اور کچھ نے حسن کہا ہے جیسا کہ امام سیوطی اور مزی لیکن حدیث کا معنی پر اہل علم کے درمیان اتفاق ہے۔))

امام بیھقی نے اس حدیث کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اس سے -واللہ اعلم- وہ عام علم ہے جس سے کسی عاقل اور بالغ کا جاہل رہنا جائز نہیں ہے (مدخل السنن الکبری)

امام شافعی رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا: علم کیا ہے ؟اور علم میں سے لوگوں پر کیا واجب ہے ؟ توانہوں نے فرمایا: علم دو قسم کے ہیں: ایک وہ علم جس سے کسی بالغ اور عاقل کا جاہل رہنا جائز نہیں ہے؛ اور یہ علم اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور مسلمان اسے رسول اللہ سے نقل اور بیان کرتے آئیں ہیں اور اسکے واجب ہونے پر انکا کوئی اختلاف نہیں ہے۔(الرسالة للشافعی)

اہل علم کہاں یہ بات ثابت شدہ ہے کہ علم شرعی کی من حیث الوجوب دو قسمیں ہیں:

الاول فرض كفاية : وہ یہ ہے کہ امت اسلامیہ پر تمام علوم شرعیہ کا سیکھنا اور یاد کرنا واجب ہے؛ اگر تھوڑے مسلمان اس کام کو اس حد تک کر لیتے ہیں جو کفایت کر جائے تو ان کے لیئے بھت فضیلت اور ثواب ہے اور تمام امت سے گناہ ساقط ہو جائے گا؛ اور اگر بعض مسلمان اسکو اس حد تک نہیں کرتے جو کفایت کر جائے تو تمام مسلمان گنہگار ہوں گے۔

فرض کفایہ علم جیسے قرآن کریم کو حفظ کرنا اور اسکی تفسیر یاد کرنا؛ حدیث اور اسکے علوم ؛اصول الفقہ وغیرہ۔۔۔

القسم الثانی من العلم الشرعی فرض عین : وہ علم جسکا سیکھنا ہر مکلف یعنی ہر مسلمان؛ بالغ؛ عاقل پر واجب ہے؛ پس اگر وہ اس سے اعراض کرے گا یا اس میں کوتاہی کرے گا تو وہ گنہگار ہو گا۔

عقیدہ کے حوالہ سے وہ اہم مسائل جن کا سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض عین ہے ۔

((پہلا مسئلہ : اصول ثلاثہ :))

بندہ کا اپنے رب؛ دین اور اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پہچان حاصل کرنا۔

پس اگر آپ سے کہا جائے: آپ کا رب کون ہے ؟ تو آپ جواب میں کہو: میرا رب اللہ ہے جو اپنی نعمتوں کے ساتھ میری اور تمام مخلوقات کی پرورش کرتا ہے؛ وہی میرا معبود ہے اور اسکے سوا میرا کوئی معبود نہیں ہے۔

اور جب آپ سے کہا جائے: آپ کا دین کیا ہے ؟ تو آپ جواب میں کہو: میرا دین اسلام ہے؛ اور اسلام کہتے ہیں اللہ کی توحید میں تابعداری کرنا؛ اسکی اطاعت میں گردن جھکانا؛ اور شرک اور اہل شرک سے براءت کرنا۔

اور جب آپ سے کہا جائے: آپ کا نبی کون ہے ؟ تو آپ جواب دو: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ھاشم؛ ھاشم قریش میں سے ہے؛ اور قریش عرب سے ہے؛ اور عرب اسماعیل بن ابراھیم علیہما السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

((دوسرا مسئلہ : دین کی اصل اور بنیاد دو امور ہیں :))

(1) اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کا حکم دینا؛ اس پر شوق دلانا؛ اسکی خاطر دوستی کرنا؛ اور جو اسکو ترک کرے اسکی تکفیر کرنا۔

(2) اللہ کی عبادت میں شرک سے ڈرانا؛ اس میں سختی کرنا؛ اسکی خاطر دشمنی کرنا؛ اور جو اس کا ارتکاب کرے اسکی تکفیر کرنا۔

اس اصل سے ایک مضبوط عقیدہ یعنی الولاء والبراء کی شاخ نکلتی ہے؛اور اس عقیدہ کی بنیاد اس بات پر قائم ہے کہ مسلمانوں کا آپس میں میل جول اور کفار سے مفارقت اور دوری دین کی بنیاد پر ہو نہ کہ زمین اور قومیت کی بنیاد پر؛پس ایک مسلمان موحد اللہ کی خاطر میرا بھائی ہے میں اس سے محبت کرتا ہوں اور اسکی نصرت کرتا ہوں اگرچہ وہ بھت دور ہو؛اور ایک کافر و مرتد میرا دشمن ہے میں اس سے بغض رکھتا ہوں اور اس سے دشمنی رکھتا ہوں اگرچہ وہ میرے قریب تر ہو۔

((تیسرا مسئلہ : لا الہ الا اللہ کا معنی :))

(لاالہ الااللہ) کفر اور اسلام میں فرق کرنے والا ہے، یہ ہی کلمہ تقوی ہے؛اور ایک مضبوط کڑا ہے؛اس کلمہ کی سچائی ثابت نہیں ہوتی کہ جب اسے صرف زبان سے پڑھ لیا جائے اور اسکے معنی کا علم نہ ہو،اور نہ اس کے مقتضی پر عمل نہ کیا جائے؛کیونکہ منافقین بھی اس کلمہ کو پڑھتے تھے لیکن وہ جھنم میں سب سے نچلے درجہ کے مستحق ہوئے؛اس کلمہ کی سچائی ثابت ہوتی ہے جب اسے زبان سے پڑھا جائے؛ اسکے معنی کی معرفت حاصل ہو؛اس کلمہ سے اور اسکے ماننے والوں سے محبت اور دوستی ہو؛اور اس کلمہ کے مخالفین سے بغض وعداوت ہو،اور ان سے قتال ہو۔

(لاالہ الااللہ) کی گواہی نفی اور اثبات پر مشتمل ہے:

چنانچہ (لاالہ) غیر اللہ سے ہر قسم کی عبادت کی نفی کرتا ہے؛اور (الااللہ) یہ تمام قسم کی عبادات کو اللہ وحدہ لاشریک کے لیئے ثابت کرتا ہے.

(لاالہ الااللہ) کی گواہی کے تقاضوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس بات کی گواہی دی جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں؛اور یہ گواہی سچی ثابت ہوتی ہے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان چیزوں میں اطاعت کی جائے جن کا آپ نے حکم دیا اور ان چیزوں سے اجتناب کیا جائے جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اور ڈانٹ پلائی ہے،اور جو بھی آپ نے خبریں دیں ہیں انکی تصدیق کی جائے۔

((چوتھا مسئلہ : لا الہ الا اللہ کی شروط :))

اللہ تعالی نے کلمہ توحید (لاالہ الااللہ) کواسلام میں داخل ہونے کی نشانی قرار دی ہے؛اوراسے جنت کی قیمت؛اور جھنم سے نجات کا سبب بنایاہے؛لیکن یہ کلمہ اپنے پڑھنے والے کو س وقت تک فائدہ نہیں دے گاجب تک اس میں اس کی شروط ثابت نہ ہو؛

حسن بصری رحمہ اللہ سے کسی نے کہا:"لوگ کہتے ہیں:جولاالہ الااللہ پڑھتاہے وہ جنت میں داخل ہوگا؟توآپ نے جواب دیا:جس نے لاالہ الااللہ پڑھا؛اوراسکا حق اور فرض اداکیاوہ جنت میں داخل ہوگا"(جامع العلوم والحکم لابن رجب الحنبلی)

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا:وھب بن منبہ رحمہ اللہ سے کسی نے کہا:کیالاالہ الااللہ جنت کی چابی نہیں ہے؟توآپ نے جواب دیا:ہاں کیوں نہیں؛لیکن ہرچابی کے دندانے ہوتے ہیں اگرآپ ایسی چابی لاؤگے جس کے دندانے موجود ہوتوآپ کے لیئے(جنت کادروازہ) کھول دیاجائے گا،اوراگرایسی چابی نہ ہوئی تو نہیں کھولاجائے گا۔(جامع العلوم والحکم لابن رجب الحنبلی)

جنت کی چابی کے دندانے یہ ہی لاالہ الااللہ کی شروط ہیں؛اور لاالہ الااللہ کی شروط درج ذیل ہیں:

1 - العلم :اس کلمہ کامعنی کانفی اوراثبات دونوں طورپرعلم ہونا.

2 - الیقین :یعنی اس کلمہ کامکمل طورپرعلم ہونااسکے برعکس شک اورشبہ ہے

3 - الاخلاص :اسکے برخلاف شرک ہے۔

4 - الصدق :اسکے برخلاف جھوٹ ہے۔

5 - المحبۃ:اس کلمہ اورجس پر یہ دلالت کرتاہے اس سے محبت کرتااوراس کلمہ کے سبب خوش ہونا۔

6 - الانقیاد :اللہ کے لیئے اخلاص کے کے ساتھ اوراسکی رضاکوطلب کرتے ہوئے۔اس کلمہ کے حقوق کی تابعداری کرنا

7 - القبول :اسکے برعکس رد کرناہے۔

اوران تمام شروط پراللہ کی کتاب اورسنت صحیحہ سے واضح دلائل موجودہیں۔

((پانچواں مسئلہ : نواقض الاسلام :))

وہ امور جو ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتے ہیں؛ اور جب وہ ان میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو اس پر مرتد کا حکم لگ جاتا ہے،

اور وہ امور تعداد میں بھت ہیں لیکن اس میں بڑے بڑے دس امور ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں

1۔ اللہ کی عبادت میں شرک کرنا۔

2۔ جو شخص اپنے اور اللہ کے درمیان واسطے بنائے، اور انہیں پکارے؛ اور ان سے شفاعت کا سوال کرے؛ اور ان پر توکل کرے۔

3۔ جو مشرکین کی تکفیر نہ کرے، یا انکے کفر میں شک کرے، یا انکے مذھب کو صحیح سمجھے۔

4۔ جو یہ عقیدہ رکھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے علاوہ کسی دوسرے کا طریقہ زیادہ کامل ہے؛ یا کسی دوسرے کا فیصلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے زیادہ اچھا ہے۔

5۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائے ہوئے دین میں سے کسی چیز سے بغض رکھے۔

6۔ جو شخص اللہ یا اسکی کتاب یا اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ استھزاء کرے۔

7۔ جادو۔

8۔ مسلمانوں کے خلاف مشرکوں کی مدد و نصرت کرنا۔

9۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ بعض لوگوں کے لیئے اللہ کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے نکلنا جائز ہے جیسا کہ خضر علیہ السلام کے لیئے موسی علیہ السلام کی شریعت سے نکلنا جائز تھا۔

10۔ اللہ کے دین سے اعراض کرنا اس طرح کے نہ اسکو سیکھا جائے، اور نہ ہی عمل کیا جائے۔

ان تمام نواقض میں سے کسی ناقض کا ارتکاب کوئی شخص مذاق میں کرے، یا حقیقت میں کرے، یا کسی سے ڈر کر کرے، انکے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، البتہ وہ شخص اس حکم سے خارج ہے جس پر اکراہ کیا جائے۔

((چھٹا مسئلہ : توحید کی اقسام :))

۱ ۔ **توحید الربوبية** :اللہ تعالی کو اس کے افعال میں اکیلا ماننا؛اور اس توحید کی سچائی اسطرح ثابت ہوتی ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے کہ یقینا اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اکیلے تمام مخلوقات کو پیدا کیا؛اور وہ اکیلا ہی انہیں رزق دیتا ہے؛اور وہ اکیلا ہی تمام معاملات کی تدبیر کرتا ہے۔

لوگوں میں سے ایک بھت بڑی تعداد فطری طور پر یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ ہی خالق رازق مدبر ہے؛وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے....اور وہ ان تمام باتوں کا اعتراف کرتے ہیں،اور اقرار بھی کرتے ہیں؛یہاں تک کہ وہ کفار بھی اس کا اقرار کرتے تھے جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتال کیا اور انکے خون اور اموال کو حلال جانا؛اور اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے :

قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ۔{ سورہ یونس 31 }

آپ ان سے کہیئے : وہ کون ہے جو تمہیں آسمانو زمین سے رزق دیتا ہے ؟ یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے ؟ اور وہ کون ہے جو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے ؟ اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے ؟ تو ضرور یہ کہیں گے کہ وہ اللہ ہے۔

لیکن صرف توحید ربوبیت ہی یعنی بندہ کا یہ ایمان لانا کہ اللہ ہی وہ ذات ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اسے رزق دیتا ہے اور اسے زندہ کرتا ہے اسلام میں داخل ہونے کے لیئے کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ عقیدہ توحید الوہیت کو تسلیم نہ کرلے

۲ ۔ **توحيد الوہیت** : یہ ہے کہ اللہ تعالی کو بندوں کے افعال میں اکیلا جاننا؛جیسا کہ دعا کرنا؛نذر ماننا؛امید رکھنا؛خوف رکھنا؛ شوق کرنا؛ڈرنا؛رجوع کرنا؛مدد طلب کرنا؛پناہ طلب کرنا؛تعظیم کرنا؛رکوع کرنا؛جہاد کرنا وغیرہ وغیرہ

اسکا معنی ہے کہ بندہ عبادت کو اکیلے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیئے ادا کرے؛اور جب وہ ایسا کرے گا تو اس کا شمار ان مسلمانوں میں ہوگا جنہوں نے توحید کا حق اداء کر دیا؛ لیکن جب بندہ عبادت کو غیر اللہ کا تقرب حاصل کرنے لیئے ادا کرتا ہے یا کسی عبادت کو اللہ کے لیئے ادا کرتا ہے اور کسی کو غیر اللہ کے لیئے تو اس نے توحید کا حق اداء نہیں کیا،اور وہ شرک میں مبتلا ہو گیا؛ و العیاذ باللہ

اور یہ توحید الوہیت جسے توحید العبادۃ بھی کہا جاتا ہے وہ توحید ہے جسکی وجہ سے تمام رسولوں کو بھیجا گیا ہے؛ یہ ہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی نبی نے اپنی قوم کو دعوت دینا شروع کی تو سب سے پہلے اسی توحید العبادۃ کا حکم دیا اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ [سُورَةُ النّحل:36]

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف اللہ کی عبادت کرو۔

اور نوح؛ھود؛صالح؛شعیب علیھم السلام سب نے اپنی قوم کو ایک ہی بات کی:

يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ (الاعراف ۵۹؛۶۵؛۷۳؛۸۵)

اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو اسکے علاوہ تمہارا کوئی معبود نہیں ہے۔

توحید کی اقسام میں سے یہ ہی وہ قسم ہے جس میں ہر زمانہ میں رسولوں اور انکی قوموں کے درمیان نزاع چلا آرہا ہے؛اور یہ ہی وہ قسم ہے جسکی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار قریش سے قتال کیا؛اور اسی کی وجہ سے خلفاء راشدین نے مرتدین سے قتال کیا۔

۳ ۔ توحید اسماء وصفات : اللہ تعالی کے ان تمام اسماء وصفات پر ایمان لانا جو قرآن کریم اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں؛اور ان اسماء وصفات کو اللہ نے خود اپنے لیئے بیان کیا ہو، یا اسکے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے بیان کیا ہو؛اور یہ ایمان ان اسماء وصفات کے حقیقی معنوں پر لانا ہے؛اور یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ کا جیسا کوئی نہیں ہے

(لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِير)

اسکے ھم مثل کوئی نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے ۔

اور یہ ضروری ہے کہ اللہ کے کتاب وسنت سے ثابت شدہ اسماء وصفات کے معانی واحکام پر سلف صالحین کے فھم کے مطابق ایمان لایا جائے،اور اللہ کے اسماء وصفات کا علم قرآن وسنت سے لیا جائے،اور کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے پاس سے اللہ کا کوئی نام یا

صفت بیان کرے، کیونکہ اللہ کے اسماء وصفات توقیفی (منصوص) ہیں، یعنی اللہ نے جو اسماء وصفات خود اپنے لیے بیان کیئے، یا اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان کیئے، ہم ان ہی پر توقف اختیار کر لیں،

اللہ کے تمام اسماء خوبصورت ہیں اور وہ بھت زیادہ ہیں: ان میں سے کچھ درج ذیل ہیں،

الصمد ، الباری ، السمیع ، البصیر ، الرحمن ، الرحیم ،

اسیطرح اسکی صفات بھی بھت زیادہ ہے اور وہ تمام صفات علیا ہے، اسمیں سے کچھ درج ذیل ہیں:

الرحمة القوة ، الحكمة ، الحياة ،العزة ، العلم ، الجبروت...

((ساتواں مسئلہ : شرک کی اقسام :))

1 --- الشرک الاکبر : یہ ایک بھت بڑا گناہ ہے جسے اللہ معاف نہیں کرے گا، اور اس کی موجودگی یں وہ کوئی عمل صالح قبول نہیں کرتا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَن يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَاءُ (النساء :48)

اللہ اس بات کو معاف نہیں کرے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اسکے علاوہ جو چاہے معاف کر دے گا ،

نیز ارشاد فرمایا : **إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ** (المائده 72)

جو اللہ کے ساتھ شرک کرے اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے اور اسکا ٹھکانہ جھنم ہو گا، اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں -

نیز ارشاد فرمایا : **لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ** (الزمر : 65)

اگر آپ نے بھی شرک کیا تو اللہ آپ کا عمل بھی ضائع کر دے گا اور اپ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائیں گے -

شرک اکبر کی چار قسمیں ہیں:

أ : شرك الدعوة , ب : شرك النية والارادة رالقصد ,

ج : شرك الطاعة , د : شرك المحبة .

2--- **الشرك الاصغر** : ہر وہ چیز جو شرک اکبر میں واقع ہونے کا ذریعہ اور وسیلہ بنتی ہو، جیسا کہ ریاء کاری، غیر اللہ کی قسم اٹھانا، ماشاءاللہ وشئت کہنا، اور یہ کہنا کہ میں اللہ پر اور آپ پر بھروسہ کرتا ہوں، اور اسکے علاوہ دیگر امور جن سے بہت کم لوگ بچ پاتے ہیں، اور اسکا کفارہ یہ ہے کہ یہ دعا پڑھی جائے،

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لما لا أعلم

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں شرک کروں اور میں جانتا ہوں اور میں اس شرک پر معافی مانگتا ہوں جسکا مجھے علم نہ ہو۔(اسے امام احمد نے روایت کیا ہے اور امام ھیثمی اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے)

((آٹھواں مسئلہ : کفر کی اقسام :))

1 --- کفر اکبر جو دین سے خارج کردیتا ہے :

اسکی پانچ قسمیں ہیں:

أ : كفر التكذيب , ب : كفر الاباء والاستكبار , ج : كفر الشك ,

د : كفر الاعراض, ه : كفر النفاق .

2--- **كفراصغر جودين سے خارج نہیں کرتا ہے** :یعنی نعمت کی ناشکری کرنا، اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ (النحل:112)

اللہ تعالی اس بستی کی مثال بیان فرماتا ہے جو پورے امن واطمینان سے تھی اکا رزق ہر طرف سے فراوانی سے آتا تھا پھر اس نے اللہ تعالی کی نعمتوں کا کفر کیا تو اللہ نے اسے بھوک اور ڈر کا مزہ چھکایا جوان کے کرتوتوں کا بدلہ تھا۔

((نواں مسئلہ : نفاق کی اقسام :))

1 --- نفاق اکبر (اعتقادی) کفر کو دل میں چھپانا اور زبان اور اعضاء سے ایمان کو ظاہر کرنا، اسکی چھ قسمیں ہیں: اور اسکا اختیار کرنے والا جھنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوگا،

ا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کرنا، ب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے اسے جھٹلانا،

ج۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھنا، د۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے بغض رکھنا

ھ۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے کمزور ہونے پر خوش ہونا، و۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کو ناپسند کرنا،

2--- نفاق اصغر (عملی) : یہ منافقین کے اعمال میں سے کسی عمل یا انکی صفات میں سے کسی صفت کے اختیار کرنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے، اور اصل ایمان باقی رہتا ہے، اسکی پانچ قسمیں ہیں: جسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں فرمایا ہے:

((آيَة المنافق ثلاث : إذا حدث كذب , وإذا وعد أخلف , وإذا ائتُمن خان)) وفي رواية : ((إذا خاصم فجر , وإذا عاهد غدر)) (متفق عليه)

منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، جب امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرتا ہے، ایک روایت میں ہے، جب جھگڑا کرتا ہے تو گالی دیتا ہے، اور جب معاھدہ کرتا ہے تو غدر کرتا ہے۔

((دسواں مسئلہ : طاغوت کا معنی اور اقسام :))

اللہ تعالی نے ابن آدم پر سب سے پہلا جو فرض عائد کیا ہے وہ طاغوت کا انکار اور اللہ پر ایمان لانا ہے، اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل:36)

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ تم اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے اجتناب کرو،

طاغوت کا انکار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ یہ عقیدہ رکھیں کہ غیر اللہ کی عبادت باطل ہے، اور آپ اس کو ترک کر دیں، اور اسکے ماننے والوں کی تکفیر کریں، اور ان سے دشمنی کریں،

اور اللہ پر ایمان لانے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ عقیدہ رکھیں کہ اللہ وہی دراصل اکیلا معبود ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں، اور آپ اپنی تمام عبادت خالص اللہ کے لیئے بجالائیں اور اس عبادت کی ان تمام معبودون سے نفی کریں جو اللہ کے سوا ہیں، اور اللہ کے لیئے محبت اور اللہ کے لیئے بغض رکھیں۔

((طاغوت کی تعریف)) ہر وہ شے جس کے حوالہ سے بندہ اپنی حد سے تجاوز کر جائے خواہ اسکا تعلق معبود سے ہو متبوع سے ہو یا مطاع سے ہو،

معبود کی مثال : وہ جنات شیاطین جو انسانوں میں جادو گروں کو اپنی عبادت کا حکم دیتے ہیں اور وہ انکی عبادت کرتے ہیں،

متبوع کی مثال : ریاستوں اور حکومتوں کے سربراہان، بادشاہ اور امراء جو اپنی رعایا کو اللہ کی شریعت کی مخالفت کا حکم دیتے ہیں اور فیصلوں کے لیئے قوانین وضعیہ کی طرف رجوع کرتے ہیں، اور شریعت کے فیصلوں اور جو اسکے نفاذ کی دعوت دیتے ہیں ان سے یہ لوگ جنگ کرتے ہیں، اور انکی رعایا ان کی اس معاملہ میں اتباع کرتی ہیں۔

مطاع کی مثال : جیسے یھود کے علماء اور نصاری کے راھبین، اور علماء سوء جو ان چیزوں کو حلال کرتے ہیں جو اللہ نے حرام کی ہیں، اور جو اللہ نے حلال کی ہیں انہیں حرام کر دیتے ہیں اور اس میں انکی اطاعت کی جاتی ہے۔

جب کہ مسلمان موحد اللہ کے علاوہ ہر معبود، متبوع، اور مطاع کی تکفیر کرتا ہے، ان سے اور ان کے متبعین سے براءت کرتا ہے، ان سے دشمنی اور بغض رکھتا ہے، یہ ہی ملت ابراھیم (علیہ السلام) ہے، جس جو شخص بے رغبتی کرتا ہے وہ در حقیقت بے وقوف ہے اور یہ ہی وہ اسوہ ہے جسکی اقتداء پر اللہ نے ہمیں اپنے اس فرمان میں شوق دلایا ہے:

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّىٰ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ

(الممتحنه :4)

تمہارے لیئے ابراھیم (علیہ السلام) اور ان کے ساتھیوں میں بھترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ ہم تم سے اور جن جن کی اللہ کے علاوہ تم عبادت کرتے ہو ان سب سے بیزار ہیں، ہم تمہارا انکار کرتے ہیں، ہمارے اور تمہارے درمیان بغض اور عداوت شروع ہے یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لے آؤ۔

اور ملت ابراھیم کے تقاضوں میں سے یہ بھی ہے کہ ہم اعلاء کلمۃ اللہ کے لیئے ان طواغیت، ان کے اولیاء، اور انکے متبعین سے قتال کریں، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ الطَّاغُوتِ فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا (النساء : 76)

☒اہل ایمان اللہ کے راستے میں قتال کرتے ہیں اور کافر لوگ طاغوت کے راستے میں قتال کرتے ہیں، پس شیطان کے اولیاء سے لڑائی کرو یقینا شیطان کی سازشیں بھت کمزور ہیں۔

طواغیت وویسے تو بہت ہیں لیکن انکے سر غنہ پانچ ہیں :

1 --- شیطان جو غیر اللہ کی عبادت کا داعی ہے : اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۖ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ (يس : 60)

اے اولاد آدم کیا میں نے تم سے یہ عھد نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

پس یہ سب سے بڑا طاغوت ہے جسکی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت سے دور کردے، اور یہاں کچھ انسان بھی ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کی عبادت سے روکنے میں شیطان کے ساتھی بنے ہوئے ہیں، یہ لوگ بھی طواغیت ہیں

2 --- وہ ظالم حاکم جو اللہ کے احکام کو تبدیل کرتا ہے :

اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا (النساء 60)

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا؟ جن کا دعوی تو یہ ہے کہ وہ اپکی طرف نازل شدہ اور آپ سے والوں کی طرف نازل شدہ شریعت پر ایمان رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے فیصلے طاغوت کی طرف لے جانا چاہتے ہیں حالانکہ انہیں اسکے ساتھ کفر کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور شیطان چاہتا ہے کہ کہ انہیں دور کی گمراہی میں ڈال دے،

3---- وہ شخص جو اللہ کی شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرتا ہے :

اور اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ (المائده : 44)

اور جو لوگ اللہ کی شریعت سے فیصلہ نہیں کرتے ایسے لوگ کافر ہیں۔

پس جب کوئی حاکم یا قاضی دو جھگڑنے والوں کے درمیان اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی قانون سے فیصلہ کرتا ہے جیسا کہ قوانین وضعیہ سے یا خاندانی اور قبائلی رسوم ورواج سے تو وہ اللہ کے دین سے مرتد ہو جاتا ہے اور اسکا شمار طاغوت میں ہوگا،

وہ حاکم جو اللہ کی شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرتا ہے وہ کافر ہے، اور جھگڑا کرنے والوں میں سے جو اسکی طرف فیصلوں کے لیئے رجوع کرتے ہیں وہ بھی کافر ہیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (النساء : 65)

(اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) !) تمہارے پروردگار کی قسم ! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ اپنے تنازعات میں آپ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم نہ کرلیں پھر آپ جو فیصلہ کریں اس کے متعلق اپنے دلوں میں گھٹن بھی محسوس نہ کریں اوراس فیصلہ پرپوری طرح سر تسلیم خم کردیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے انکے ایمان کی نفی فرمائی ہے کیونکہ انہوں نے اللہ کی شریعت سے فیصلہ نہیں کرایا بلکہ پنے فیصلے کے لیئے طاغوت کی طرف رجوع کیا

4---- وہ شخص جو غیب جاننے کا دعوی کرے :

اسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النمل : 65)

کہ دیجیئے اسمانوں اور زمینوں اللہ کے علاوہ کوئی غیب نہیں جانتا انہیں تو اتنا شعور نہیں ہے کہ انہیں کب اٹھایا جائے گا۔

پس جو شخص یہ دعوی کرتا ہے کہ وہ غیب جانتا ہے وہ طاغوت ہے اور اس نے قرآن کریم کی واضح آیات کو جھٹلایا ہے،اور ایک مسلمان کے لیئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کے کے پاس جانے سے اجتناب کرے جو غیب جاننے کا دعوی کرتے ہیں جیسا کہ جادو گر، کاہن، نجومی وغیرہ،اور ان کے دعوؤں کی تصدیق نہ کرے،

کیونکہ حدیث میں ہے:

«مَنْ أَتَى كَاهِنًا، أَوْ عَرَّافًا، فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُولُ، فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم».

(رواه أحمد وحسنه شعيب الأرناؤط)

جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آیا اور انکی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی شریعت کا انکار کیا،

5 ---- جسکی اللہ کے علاوہ عبادت کی جائے اور وہ اس عبادت پار راضی ہو ، یا وہ شخص جو لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف بلائے :

اوراسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (الانبياء : 29)

ان میں سے جو شخص یہ کہتا ہے کہ میں اس اللہ کے علاوہ معبود ہوں ایسے شخص کی جزاء جھنم ہے، ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ،

پس عبادت صرف اللہ کا حق ہے کسی کے لیئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنی عبادت کی طرف دعوت دے یا اللہ کے علاوہ کسی کی عبادت کی طرف دعوت دے چنانچہ جو ایسا کرتا ہے، یا وہ ایسا تو نہیں کرتا لیکن وہ اس بات پر راضی ہوتا ہے کہ غیر اللہ کی عبادت کی جائے تو وہ طاغوت ہے،

یہ بات تو ہو گئی، اب یہ بات یاد رہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ طاغوت کا انکار نہ کرے،

اوراسکی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَن يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (البقرہ : 256)

دین میں کوئی زبردستی نہیں ہے، یقینا ہدایت گمراہی سے واضح ہو چکی ہے، چنانچہ جس نے طاغوت کا انکار کیا اور ایک اللہ پر ایمان لایا اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جو ٹوٹے گا نہیں، اور اللہ تعالی سننے والا اور جاننے والا ہے۔ الرشد سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے، الغی سے مراد ابو جھل کا دین ہے، العروۃ الوثقی سے مراد لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے، کوئی بندہ عروۃ الوثقی کو مضبوطی سے تھامنے والا صرف اسی وقت ہو سکتا ہے جب اسمیں دو صفات پائی جائے:

ایک کفر بالطاغوت، دوسری ایمان باللہ۔

والحمد للہ رب العالمین

والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین